وفاقی حکومت کا مثبت کارنامہ!

لاہور ہائی کورٹ نے ۹؍ جون ۲۰۲۱ء کو جو فیصلہ دیا تھا کہ سوشل میڈیا پر اسلام، دینی تعلیمات، خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کے خلاف مواد اپلوڈ کرنے پر پی ٹی اے ازخود کارروائی کرے۔

وفاقی حکومت کو اور بھی کئی اقدامات اٹھانے کا کہا گیا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس فیصلے پر من وعن عمل کیا جاتا، لیکن لاہور ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لیے سابقہ وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ میں تین اپیلیں دائر کردیں اور اس حکومت کے آتے ہی خاموشی سے ان کی سماعت شروع ہوگئی، جیسا کہ ماہ نامہ بینات کے گزشتہ شمارہ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۴ھ مطابق دسمبر ۲۰۲۲ء کے اداریہ میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ وفاقی حکومت ان اپیلوں کو واپس لے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو کہ جب انہیں اس کی حقیقت کا علم ہوا تو انہوں نے وزیر اعظم میاں شہباز شریف صاحب سے بات کی، اور ان کو اس بات پر قائل کیا کہ وفاقی حکومت کی جانب سے دائر کردہ اپیلیں مناسب نہیں، انہیں واپس لیا جائے۔ اور پھر قانونی مشاورت کے لیے معروف قانون دان سینیٹر جناب کامران مرتضیٰ صاحب کو کوئٹہ سے اسلام آباد طلب کیا اور ان کی ذمہ داری لگائی کہ قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے ان اپیلوں کو واپس لیا جائے۔

سپریم کورٹ میں اس کیس کی سماعت کے آغاز پر کامران مرتضیٰ ایڈووکیٹ صاحب نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ موجودہ وفاقی حکومت نے سابقہ حکومت کے دور میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئی مذکورہ تینوں اپیلیں واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ موجودہ حکومت ان اپیلوں کی پیروی نہیں کرنا چاہتی، لہٰذا فاضل عدالت اپیلیں واپس لینے کی اجازت دے۔ عدالت نے ان کی استدعا منظور کرتے ہوئے مذکورہ تینوں اپیلیں واپس لینے کی بنیاد پر خارج کردیں۔

سپریم کورٹ میں دائر مذکورہ اپیلیں واپس لینے پر ہم وفاقی حکومت اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں، جنہوں نے اس میں کلیدی کردار ادا کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام حضرات کو اپنے شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے، جنہوں نے کسی بھی مرحلے پر اس کے لیے آواز اُٹھائی، یا اس کے لیے کوشاں رہے، جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا في الدارین أحسن الجزاء.

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ أجمعین

..... ✿ ..... ✿ ..... ✿ .....